Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 04, **Issue** 01, January-March 2025, **PP**: 72-81
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

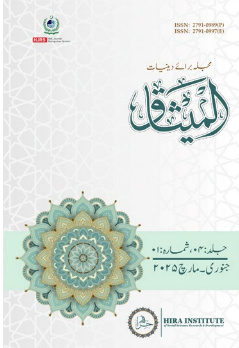

امام ابوالبرکات النسفیؒ کی علمی خدمات: تفسیر مدارک التنزیل کے تناظر میں ایک اختصاصی مطالعہ

The Scholarly Contributions of Imām Abū al-Barakāt al-Nasafī: A Specialized Study in the Context of Tafsīr Madārik al-Tanzīl

1. Muhammad Dawood Jamal dawoodjamal1173@gmail.com	*Lecturer, Government Khawaja Fareed Graduate College, Rahim Yar Khan.*
2. Ateeq Ur Rehman ateeq.phdsih579@student.iiu.edu.pk	*PhD Scholar, International Islamic University, Islamabad.*
3. Dr. Mazhar Hussain mazharhussainbhadroo@gmail.com	*Lecturer (Islamic Studies), Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan.*

How to Cite:	Muhammad Dawood Jamal, Ateeq ur Rehman and Dr. Mazhar Hussain. 2025: "The Scholarly Contributions of Imām Abū al-Barakāt al-Nasafī: A Specialized Study in the Context of Tafsīr Madārik al-Tanzīl". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 4 (01): 72-81.
Article History:	**Received**: 17-02-2025 · **Accepted**: 05-03-2025 · **Published**: 20-03-2025
Copyright:	**©The Authors**
Licensing:	This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

امام ابوالبرکات النسفیؒ کی علمی خدمات: تفسیر مدارک التنزیل کے تناظر میں ایک اختصاصی مطالعہ

The Scholarly Contributions of Imām Abū al-Barakāt al-Nasafī: A Specialized Study in the Context of Tafsīr Madārik al-Tanzīl

1. **Muhammad Dawood Jamal**
   Lecturer, Government Khawaja Fareed Graduate College, Rahim Yar Khan.
   dawoodjamal1173@gmail.com

2. **Ateeq Ur Rehman**
   PhD Scholar, International Islamic University, Islamabad.
   ateeq.phdsih579@student.iiu.edu.pk

3. **Dr Mazhar Hussain**
   Lecturer (Islamic Studies),
   Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan.
   mazharhussainbhadroo@gmail.com

Abstract

Abū al-Barakāt ‘Abdullāh ibn Aḥmad al-Nasafī, who died in 710 AH (1310 AD), was a highly esteemed Islamic scholar whose contributions spanned various fields of Islamic knowledge. He was particularly renowned as a Ḥanafī jurist, a Māturīdī theologian, a great linguist, and a Qur'ānic exegete. He had left a great academic legacy. He was a polymath. He was very sharp in his rational arguments. Al-Nasafī's influence is deeply rooted in his prolific authorship, with works that continue to be studied and referenced by scholars today. Among his most notable contributions is "Madārik al-Tanzīl wa Ḥaqā'iq al-Tā'wīl," a significant work of Qur'ānic exegesis (tafsīr). This work showcases his profound understanding of the Qur’ān and his ability to elucidate its meanings. Furthermore, his "Kanz al-Daqā'iq" is a pivotal text within the Ḥanafī school of Islamic jurisprudence. This work, a summary of Ḥanafī legal prescriptions, has served as an essential resource for scholars seeking to understand and apply Ḥanafī law. Additionally, he wrote "Manār al-Anwār fī Uṣūl al-Fiqh" which is a work dealing with the principles of Islamic jurisprudence. And he also wrote "‘Umdat al-‘Aqā'id" which discusses Islamic creed. Al- Nasafī's scholarly endeavors solidified his position as a prominent figure in the Islamic Golden Age. His works reflect a deep commitment to preserving and disseminating Islamic knowledge, and his contributions continue to shape the understanding of Islamic law and theology. He was given the title of "Ḥāfiz al-Dīn" which translates to "Protector of the Religion". His legacy is one of intellectual rigor and dedication to the Islamic scholarly tradition. In this article, we have discussed his life and legacy in a brief but authentic manner.

Keywords: *Al- Nasafī, Tafsīr, Qur’ān, Arguments, Islamic Jurisprudence.*

امام نسفیؒ کا سوانحی خاکہ

آپ کا نام عبد اللہ بن احمد بن محمود [1]، کنیت ابو البرکات [2]، لقب حافظ الدین [3] اور نسبت نسفی ہے۔ نسف ازبکستان کے جنوب میں واقع ایک شہر ہے۔ اس شہر کے دو نام ہیں: نسف اور قرشی Karshi۔ فارسی میں اس شہر کو نخشب کہتے تھے۔ [4] اس شہر میں بہت سے علماء کرام پیدا ہوئے۔

امام نسفیؒ کی ولادت کے بارے میں تاریخ خاموش ہے۔ محققین نے دوسرے قرائن سے اندازہ لگا کر تاریخ پیدائش بیان کی ہے۔ ابو الوفاء جاد الرب کے مطابق تاریخ پیدائش 622ھ یا624ھ ہے۔[5] اُمیمہ رشید بدر الدین کے مطابق تاریخ ولادت 620 سے 629ھ کے درمیان ہے۔[6] جبکہ آپ کی وفات راجح قول کے مطابق ایذج شہر میں ہوئی۔[7] البتہ تاریخ وفات کے بارے میں مؤرخین کا شدید اختلاف ہے۔ ابن حجر عسقلانی[8]، جمال الدین یوسف بن تغري بردي ظاهري حنفي[9] اور عبد القادر قرشی حنفی[10] کی رائے کے مطابق تاریخ وفات 701ھ ہے۔ علامہ عبد الحئی لکھنوی[11]، خیر الدین زرکلی[12] اور احمد بن محمد ادناوی[13] کی رائے کے مطابق تاریخ وفات 710ھ ہے۔ ان دونوں اقوال میں سے راجح 710ھ والا قول ہے۔

اساتذہ

تاریخ نے امام نسفیؒ کے صرف تین اساتذہ کے نام محفوظ کیے ہیں جن کی مشترک خصوصیت یہ تھی کہ تینوں حنفی ماتریدی تھے:[14]

- شمس الائمہ محمد بن عبد الستار الکردری[15]،[16] یہ صاحب ہدایہ علامہ برہان الدین مرغینانی کے شاگرد تھے۔
- بدر الدین خواہر زادہ۔[17]
- علی حمید الدین الضریر الرامشی۔ شیخ ضریر کا امام نسفی سے بہت محبت کا تعلق تھا۔ شیخ ضریر کی نماز جنازہ بھی ان کی وصیت کے مطابق امام نسفی نے پڑھائی تھی۔

تلامذہ

امام نسفی کے شاگردوں میں بھی صرف تین کے نام محفوظ ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں:

- حسام الدین حسین بن علي بن حجاج السفناقی۔
- علاء الدین عبد العزیز البخاری۔
- محمد بن محمد الجیلی۔[18]

امام نسفی رحمہ اللہ کا علمی مقام و مرتبہ

امام نسفی علم تفسیر، علم فقہ، اصول فقہ، علم کلام اور علم نحو و بلاغت میں ماہرانہ بصیرت رکھتے تھے۔ امام نسفیؒ کو حافظ ابن حجرؒ نے "علّامةُ الدُّنیا" کے لقب سے ذکر کیا ہے۔[19] امام نسفیؒ کے علمی مقام کی ایک دلیل یہ ہے کہ ان کی کتب عمدہ اور اعتماد کی بڑے بڑے علماء نے شرحیں لکھیں۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ ابن الھمام، ابن قطلوبغا، ملا علی قاری اور برھان الدین اللقانی جیسے علماء اپنی کلامی کتب میں نسفی کی کتابوں کے حوالے دیتے ہیں اور نسفی کے اقوال کو بطور سند ذکر کرتے ہیں۔

تصانیف

امیمہ رشید کے مطابق امام نسفیؒ کی طرف کل بائیس کتابیں منسوب ہیں جن میں سے اکثر مخطوط کی شکل میں ہیں۔[20] ذیل میں ہم اہم کتب کے نام اور مختصر تعارف پیش کریں گے:

المُصفَّى في شرح المنظومة

یہ کتاب نجم الدین عمر نسفی کی کتاب المنظومہ فی الخلافیات کی شرح ہے۔ اس کا موضوع فقہی مذاہب اور اجتہادی اختلافات کا بیان ہے۔ یہ کتاب دار النور المبین عمان اردن سے چھپ چکی ہے۔[21]

المَنافع شرح النافع \ المستصفی

جاد الرب کے مطابق المنافع اور المستصفی ایک ہی کتاب کے دو نام ہیں، جو ناصر الدین سمرقندی ت 556ھ کی کتاب "الفقہ النافع" کی شرح ہے۔ یہ کتاب 1432ھ میں "المستصفی" کے نام سے جامعہ ام القری مکہ مکرمہ سے ڈاکٹر احمد غامدی کی تحقیق کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔[22]

الوافی

یہ کتاب فقہ کے موضوع پر ہے۔ ابھی تک طبع نہیں ہوئی۔ اس کے تین مخطوط نسخے جامعۃ الازھر کی لائبریری میں موجود ہیں [23] یہی کتاب نسفی کی مشہور و مقبول کتاب کنز الدقائق کی اصل ہے۔ کنز الدقائق کے مقدمے میں نسفی فرماتے ہیں کہ اس دور میں لوگ طویل کتابوں سے گریز کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ میں نے بعض اہل علم کی فرمائش پر اپنی کتاب "الوافی" کے اہم مسائل کو اس کتاب میں اختصار کے ساتھ جمع کر دیا ہے اور اس کا نام کنز الدقائق رکھا ہے۔[24]

الکافی شرح الوافی

یہ مذکورہ بالا کتاب کی شرح ہے۔ غیر مطبوع ہے، دو جلدوں میں مخطوط شکل میں جامعۃ الازھر کی لائبریری میں موجود ہے۔[25]

کنز الدقائق

یہ کتاب علم فقہ کے موضوع پر ہے۔ انتہائی مختصر اور جامع ہے۔ اس کتاب کو اختصار اور جامعیت کا شاہکار کہا جا سکتا ہے۔ امام نسفیؒ نے اس کتاب میں رموز کا استعمال کیا ہے۔ حنفی مسلک کے مطابق مسئلے کا حکم لکھتے ہیں اور دیگر ائمہ کے مسلک کو رمز سے بیان کرتے ہیں۔ مثلاً ایک مسئلے میں دیگر ائمہ میں سے کوئی امام ابو حنیفہ کے موافق ہو گا تو اس کا ذکر نہیں کریں گے۔ سکوت کا مطلب اتفاق ہو گا۔ جن علماء نے اس مسئلے میں امام ابو حنیفہؒ سے اختلاف کیا ہو گا تو اس کے نام کی طرف ایک حرفی رمز سے اشارہ کر دیں گے۔ رموز کی تفصیل کچھ یوں ہے: ف سے شافعی، ک سے مالک، د سے احمد بن حنبل، م سے محمد بن حسن شیبانی، س سے قاضی ابو یوسف، اور ز سے امام زفر رحمہم اللہ مراد ہوتے ہیں۔ یہ کتاب مفتی ابو لبابہ شاہ منصور صاحب کے تحقیقی حواشی کے ساتھ مکتبہ بشریٰ کراچی سے چھپی ہے۔ اس کتاب کی بہت سی شروح لکھی گئیں۔ چند کے نام درج ذیل ہیں:

- تبیین الحقائق، فخر الدین الزیلعی۔
- رمز الحقائق، بدر الدین العینی۔
- البحر الرائق، ابن نجیم المصری۔[26]

المَنار

یہ کتاب حنفی اصول فقہ کا اہم متن ہے۔ اس میں فخر الاسلام بزدوی اور شمس الائمہ سرخسی کے اصولوں کو جمع کر دیا ہے۔ اس کی کئی شروح لکھی گئی ہیں۔ ملا جیون کی نور الانوار، ابن نجیم کی فتح الغفار اور خود مصنف کی کشف الاسرار اس کی اہم شروح ہیں۔ ملا جیون اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں:

> یہ کتاب اصول فقہ کی کتب میں مختصر ترین اور معنی خیزی اور نکتہ آفرینی میں بے مثال ہے۔[27]

کشفُ الاَسرار

یہ "المنار" کی شرح ہے۔ اس کے مقدمے میں نسفیؒ خود فرماتے ہیں کہ یہ کتاب اہل علم کی فرمائش پر لکھی گئی اور اس میں شرح

کے ساتھ ساتھ امام رازیؒ کی کتاب "منتخب المحصول" کا خلاصہ بھی شامل کر دیا گیا ہے۔[28] یہ کتاب دار الکتب العلمیہ بیروت سے نور الانوار کے ساتھ چھپ چکی ہے۔

العُمدة فی أُصول الدِّین

اس کتاب کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کتب میں عمدۃ العقائد لکھا ہے۔[29] امیمہ رشید کے طرز سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان (العمدۃ فی اصول الدین اور عمدۃ العقائد) کو دو الگ الگ کتابیں سمجھتی ہیں اور ان کے مطابق ایک ابھی تک مخطوط ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ نسفی نے "عمدۃ" کا اختصار بھی کیا ہے اور شرح بھی کی ہے۔ چنانچہ کل تین کتابیں ہو گئیں۔ مگر اب تک چھپی صرف اختصار والی کتاب ہے۔ اصل متن اور اس کی شرح ابھی تک مطبوع نہیں۔[30]

دوسری طرف ابو الوفاء جاد الرب (جن کا مقالہ امیمہ رشید کے مقالے کے پورے تیس سال بعد 2019م میں لکھا گیا ہے) عمدہ کے اختصار کا کہیں ذکر نہیں کرتے۔ ان کے مطابق العمدۃ فی اصول الدین اور عمدۃ العقائد ایک ہی کتاب کے دو نام ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ پہلی مرتبہ یہ کتاب 2013م میں مکتبۃ ازہریۃ للتراث سے دکتور عبد اللہ محمد اسماعیل کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی۔ اس کتاب اور اس کی شرح میں نسفیؒ نے ابو المعین نسفی کے اسلوب کی پیروی کی ہے۔[31]

الاعتماد فی الاعتقاد

یہ عمدہ کی شرح ہے۔ چھپ چکی ہے اور مکتبۃ دار الفجر بیروت سے 2020م میں چھپنے والا نسخہ اس وقت راقم الحروف کے پاس بھی ہے۔

مَدارک التنزیل و حقائق التاویل

یہ قرآن پاک کی مختصر جامع تفسیر ہے۔ مدارک کی بعض شروح بھی لکھی گئی ہیں۔ اس کا تذکرہ آئندہ سطور میں آئے گا۔[32]

امام نسفیؒ کا فقہی اور کلامی مذہب

امام نسفیؒ فقہ میں امام ابو حنیفہؒ کے مقلد تھے اور کلامی مباحث میں امام الہدیٰ ابو منصور ماتریدی کے پیروکار تھے۔[33]

عصرِ نسفیؒ

امام نسفیؒ کا دورِ حیات سیاسی طور پر اور امن و امان کے حوالے سے امت مسلمہ کے تاریک ترین ادوار میں سے تھا۔ ساتویں صدی ہجری تاتاری یورش کی صدی تھی۔ روس کے جنوب میں واقع صحرائے گوبی میں رہنے والی غیر مہذب منگول قوم چنگیز خان کی قیادت تلے جمع ہو گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے ایشیا پر سیاہ آندھی کی طرح چھا گئی۔ مسلم ریاستیں ایک ایک کر کے منگولوں کے سامنے ڈھے گئیں۔

امام نسفیؒ جس علاقے میں رہتے تھے وہ علاقہ ماوراء النہر کہلاتا تھا اور انتظامی طور پر یہ علاقہ سلطنت خوارزمیہ کے زیر نگین آتا تھا۔ خوارزمی بادشاہ سلجوقیوں کے باج گزار نمائندے تھے۔ سلطان سنجر سلجوقی نے محمد بن انوشتگین کو کچھ علاقوں کا سلطان بنایا اور اسے خوارزم شاہ کا لقب دیا۔ اس طرح خوارزمی سلطنت کی بنیاد پڑی۔ آگے چل کر خوارزمی سلطنت خلافت عباسیہ کے بعد مسلمانوں کی سب سے بڑی ریاست کے طور پر اُبھری، مگر خوارزمی سلطنت بھی آپس کے جھگڑوں اور تاتاری حملوں کی نذر ہو گئی۔[34]

تقریباً 606ھ میں چنگیز خان نے اپنی ایک ریاست قائم کی۔ 616ھ میں چنگیز خان نے عالم اسلام پر پہلا حملہ کیا[35]،[36]،[37]،[38] اور صرف چالیس سال بعد 656ھ میں چنگیز خان کے پوتے ہلاکو خان نے خلافت عباسیہ کا خاتمہ کر دیا۔ بغداد پر تاتاریوں کا قبضہ ہو گیا اور

آخری عباسی خلیفہ مستعصم باللہ تاتاریوں کے ہاتھوں مارا گیا۔[39]

تاتاری یورش تھمنے کی داستان بھی عجیب ہے۔650ھ میں چنگیز خان کا پوتا برکہ خان مسلمان ہو گیا اور خود تاتاریوں میں اختلافات شروع ہو گئے۔ سقوط بغداد کے وقت ہلاکو خان نے جو قتل عام کیا، برکہ خان نے خاقان اعظم کے ہاں اس پر احتجاج کیا۔ ہلاکو اپنی ضد پر قائم رہا تو برکہ خان نے ہلاکو کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ ادھر ہلاکو کی فوج کو برکہ خان سے جنگ میں شکست ہوئی اور دوسری طرف مصر میں عین جالوت کے معرکے میں بھی سیف الدین محمود قطز کے ہاتھوں منگولوں کو رسوائی کا سامنا ہوا۔ اس طرح منگول سیلاب تھم گیا اور دنیا اس کی تباہ کاریوں سے محفوظ ہو گئی۔

یہ تفصیل ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان جنگی حالات نے امام نسفیؒ کی زندگی پر جو اثرات چھوڑے، ہم ان کا اندازہ لگا سکیں۔ امام نسفی تاتاریوں کے مفتوحہ علاقوں میں بھی رہے۔ چنانچہ پوری زندگی سیاست سے کنارہ کش رہے اور خالص علمی اور تحقیقی کام میں مصروف رہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ منگول مفتوحہ علاقوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک تو کرتے تھے، مگر ساتھ ہی مفتوحہ قوم کے اہل علم و ہنر کی قدر بھی ان کے ہاں تھی۔ منگولوں کی اس علم دوستی اور تحقیقی آزادی کے سبب ہی امام نسفیؒ جیسے محققین اپنی علمی خدمات انجام دے سکے۔[40]

مدارک التنزیل المعروف تفسیر نسفی کا منہج اور خصائص: تعارفی مطالعہ

تفسیر النسفی کا مکمل نام "مدارک التنزیل وحقائق التاویل" ہے۔ یہ عربی کی مختصر تفاسیر میں شمار ہوتی ہے۔ نسفی صرفی و نحوی مباحث میں بصری علماء کے متبع ہیں۔ استدلال کرتے ہوئے سیبویہ، اخفش اور خلیل کے نام کثرت سے ذکر کرتے ہیں۔[41] آیات قرآنیہ کی تشریح میں عربی شعراء کے اشعار دلیل کے طور پر ذکر کرتے ہیں۔[42] نسفی تفسیر کے چھ مآخذ میں سے تمام کو استعمال کرتے ہیں۔ آیت کی تفسیر آیت سے کرتے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر احادیث مبارکہ لاتے ہیں۔ صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال سے استدلال کرتے ہیں۔ عربی لغت کے استعمالات کو واضح کرنے کے لیے قدیم شعراء کے کلام سے استشہاد کرتے ہیں۔ بہت سے مقامات پر آیت کی عقلی تشریح بھی فرماتے ہیں۔ نسفی اسباب النزول بیان کرتے ہیں۔ ناسخ و منسوخ کی وضاحت کرتے ہیں۔ مثلاً سورہ مزمل:10، مائدہ:106، محمد:4، بقرہ:240 اور نور:59 میں آیات کے نسخ کا ذکر فرماتے ہیں۔

تفسیر مدارک کی شروحات

- الکنزالجلیل علی مدارک التنزیل از ابراہیم بن ابراہیم المعروف بصیلۃ: یہ مخطوط شکل میں چھ جلدوں میں جامعۃ الازھر کی لائبریری میں محفوظ ہے۔[43] محترمہ نسرین برہان نے سورہ فاطر کی پہلی آٹھ آیات کی تحقیق کر کے اسے ایک ریسرچ آرٹیکل کے طور پر شائع کیا ہے۔
- الاکلیل علی مدارك التنزيل للنسفي از محمد عبد الحق بن شاہ الہندی الحنفی: یہ شرح سات جلدوں میں محی الدین اسامہ البیر قدار کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیہ بیروت سے 2012م میں چھپی ہے۔

تفسیر مدارک کا اسلوب و خصائص: محققین کی نظر میں

بقول استاذ محی الدین دیب مستو تفسیر مدارک کی پانچ خصوصیات درج ذیل ہیں:

1. نسفی نے تفسیر کشاف اور تفسیر بیضاوی کی خوبیوں کو جمع کیا ہے، مگر ساتھ ہی کشاف کے گمراہ کن معتزلی افکار اور بیضاوی میں

مذکور ضعیف احادیث سے احتراز بھی کیا ہے۔

2. تفسیر مدارک انتہائی معتدل متوسط تفسیر ہے۔ اس کی عبارتیں اتنی مختصر بھی نہیں کہ سمجھنا مشکل ہو اور اس کا اسلوب اتنا طویل بھی نہیں کہ اکتاہٹ محسوس ہو۔

3. قراءات اور وجوہ اعراب کو انتہائی اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

4. فقہی مسائل کے بیان کا اہتمام کیا گیا ہے۔ نسفی حنفی ہیں اور وہ حنفیوں کے مذہب کو درست ثابت کرتے ہیں، مگر ان کے مزاج میں تعصب نہیں۔

5. نسفی نے زیادہ اسرائیلی روایات بیان نہیں کیں۔[44]

ڈاکٹر محمد محمد علی درویش کے بقول تفسیر نسفی کی اسلوبی خصوصیات درج ذیل ہیں:

- نسفی قراءات کو بیان کرنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ عام طور سے قراءات عشرہ متواترہ کو ہی بیان کرتے ہیں، مگر کبھی شاذ قراءت کو بھی بیان کر دیتے ہیں۔ کبھی قراءت کو اس کے امام سے نام کے ساتھ منسوب کرتے ہیں جیسے ابو جعفر، حمزہ وغیرہ، اور کبھی امام کی نسبت کوفی، مکی کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ بسا اوقات امام کا نام ذکر کئے بغیر صرف یہ کہتے ہیں کہ ایک قراءت یوں بھی ہے۔ شاذ قراءت کو بیان کرکے کبھی اس کے شذوذ کی تصریح کر دیتے ہیں اور کبھی خاموشی سے گزر جاتے ہیں۔
- نسفی قراءات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی توجیہات بھی بیان کرتے ہیں۔ توجیہات میں نحوی توجیہ، صرفی توجیہ، بلاغی توجیہ اور نحوی اشکالات کے جوابات شامل ہیں۔ نیز اختلاف قراءت کا آیت کے معنی و تفسیر پر کیا اثر پڑتا ہے، اس کی وضاحت بھی عمدہ طریقے سے کرتے ہیں۔
- نسفی اسلامی عقائد کو آیات قرآنیہ کی تفسیر کے ضمن میں بیان کرتے ہیں اور ان میں اہل سنت کے مذہب کا اثبات کرتے ہیں۔ نسفی امام ابو منصور ماتریدی کے پکے پیروکار ہیں۔ اپنی تفسیر میں امام ماتریدی کے اقوال بکثرت نقل فرماتے ہیں۔
- کبھی آیات کی تشریح کے دوران اصول فقہ کے مسائل بھی بیان کرتے ہیں۔
- آیات احکام کی تشریح حنفی مسلک کے مطابق مختصر انداز میں کرتے ہیں۔ تفسیر کے اختصار کے پیش نظر دیگر فقہی مذاہب کو بیان کرنے کا اہتمام نہیں کرتے۔[45]

تفسیر مدارک کے ماخذ

بقول استاذ مروان محمد الشعار تفسیر مدارک کے 15 مآخذ درج ذیل ہیں:[46]

1. **مُصحَف الامام:** اس سے مراد امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کا وہ مصحف ہے جو ان کے ذاتی استعمال میں تھا۔

2. **الاِیجاز والاِعجاز** از محمد بن داؤد الظاہری۔

3. **اِملاءُ ما مَنَّ بِهِ الرَّحمان** از ابو البقاء العُکبَری: یہ اعراب القرآن کی کتاب ہے۔ آیات قرآنیہ کی نحوی توجیہ کو قراءات عشرہ متواترہ کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

4. **جامع العلوم الملقَّب بِ دستورالعلماء فی اصطلاحات العلوم و الفنون** از عبد النبی بن عبد الرسول احمد النکری: یہ کتاب ایک طرح کا دائرہ معارف (انسائیکلوپیڈیا) ہے۔ اس میں تقریباً ہر علم و فن کے بنیادی مسائل اور اصطلاحات کا مختصر تعارف موجود ہے۔

5. **التبیان فی شرح الدیوان لابی الطیّب المتنبِی** ازابوالبقاءالعبکری: یہ عربی کے مشہور شاعر ابوطیب متنبی کے دیوان کی شرح ہے۔ امام نسفی اس کتاب سے عربی گرامر میں بہت استفادہ کرتے ہیں۔ مختلف الفاظ کے معانی اور مختلف تعبیرات کی بلاغی خوبیوں کو واضح کرنے میں بھی اس کتاب سے مدد لی گئی ہے۔
6. **شرح تاویلات اَھل السنّۃ** ازابو منصور الماتُریدی: یہ امام المتکلمین ابو منصور ماتریدی کی تفسیر ہے۔ اس سے کلامی مسائل میں بہت استفادہ کیا گیا ہے۔ جگہ جگہ نسفی نام لے کر امام ماتریدی کی تفسیر کے پورے پورے اقتباسات نقل کرتے ہیں۔ نسفی کلامی مسائل میں امام ماتریدی کے ٹھیٹھ مقلد ہیں۔ ماتریدی کے مذہب کی تائید میں پورا زور لگا دیتے ہیں۔
7. **شرح تاویلات القرآن** ازعبداللہ النسفی۔
8. **شرح المنار** ازعبداللہ النسفی۔
9. **الکافی** ازعبداللہ النسفی۔
10. **الکشف و البیان** ازاحمد ثعلبی۔
11. **اللباب فی تهذیب الانساب** ازابن الاثیر الجزری۔
12. **المبسوط فی القرآءات العشر** ازابن مہران۔
13. **مصابیح السُنّة** ازفَرّاء البغوی: یہ حدیث کی کتاب ہے جو مشکوۃ المصابیح کا متن ہے۔ نسفی نے احادیث کے حوالے دینے کے لیے اس پر اعتماد کیا ہے۔
14. **الکشاف** ازجاراللہ الزمخشری: یہ قرآن پاک کی تفسیر ہے جس کے مصنف معتزلی ہیں۔ نسفی نے اس تفسیر سے صرف لغوی شرح میں استفادہ کیا ہے، ورنہ نسفی اپنی پوری تفسیر میں معتزلہ کا مفصل مدلل رد کرتے رہتے ہیں۔
15. **النهر المادّ مختصر البحر المحیط** ازابوحیان الاندلسی۔

محقق یوسف بدیوی نے بھی اپنی تحقیق کے ساتھ چھپنے والے مدارک کے نسخے میں تفسیر مدارک کے مآخذ تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔[47] ذیل میں ہم صرف وہ نام ذکر کریں گے جو پہلے بیان نہیں کیے گئے:

تفسیر قتادہ، تفسیر مجاہد، تفسیر بیضاوی، المبسوط للبزدوی، کتاب سیبویہ، الصحاح للجوھری، کشف المعضلات وایضاح المشکلات، للباقولی الضریر، الاشارہ والبشارہ۔

جامعہ الامام الشافعی انڈونیشیا کے استاد محمد محمد علی درویش نے تفسیر مدارک کے مقدمے میں مدارک مآخذ بھی بیان کیے ہیں۔ ذیل میں ہم صرف غیر مکرر مآخذ بیان کریں گے:

معانی القرآن للامام الفراء، معانی القرآن للامام الاخفش، معانی القرآن واعرابه للامام الزجاج، المبسوط للامام السرخسی، تبصره الادله لابی المعین النسفی۔[48]

حاصل بحث

تفسیر النسفی، جس کا اصل نام "مدارک التنزیل وحقائق التأویل" ہے، امام عبداللہ بن احمد النسفی (متوفی 710ھ) کی ایک جامع اور مختصر تفسیر ہے، جو اپنی علمی وقعت اور اختصار کے باعث تفسیرِ قرآن کے معتبر مصادر میں شمار کی جاتی ہے۔ تفسیر میں لغوی قواعد، فقہی

نکات اور کلامی مباحث کو متوازن وعمدہ انداز میں پیش کیا گیا ہے، جس میں خاص طور پر فقہ حنفی کے اصولوں کو قرآنی استدلال کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔ مفسر نے اسرائیلی روایات اور غیر ضروری تفصیلات سے اجتناب کرتے ہوئے قرآنی الفاظ کے دقیق معانی اور ان کے سیاق وسباق پر بھرپور توجہ دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تفسیر اختصار وجامعیت کا حسین امتزاج ہونے کے سبب مدارسِ دینیہ اور علمی حلقوں میں بے حد مقبول ہے۔ اس تفسیر کے اسلوب کی خصوصیت ہے کہ مفسر نے مشکل الفاظ کی توضیح کرتے ہوئے نحوی وبلاغی نکات کو نہایت سلیس انداز میں جبکہ اختلافی تفسیری آراء کو مختصر مگر مدلل انداز میں پیش کیا ہے۔ اس کا ماخذ قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ مشہور تفاسیر، جیسے تفسیر کشاف، تفسیر بیضاوی اور دیگر مستند مفسرین کی آراء ہیں، جن سے امام النسفی نے استفادہ کیا ہے۔ اس علمی پس منظر کی بدولت تفسیر النسفی آج بھی درس وتدریس اور تحقیق ومطالعہ کے لیے ایک بنیادی اور مستند ذریعہ سمجھی جاتی ہے، جو علومِ قرآن کے شائقین کے لیے فہم قرآن کو آسان اور موثر بناتی ہے۔

حوالہ جات وحواشی

1 ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی بن محمد، الدرر الكامنة فی اعيان المائة الثامنة، (بیروت: دار الجیل، 1993)، 2/247۔

2 ایضاً۔

3 عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفين، (بیروت: دار المثنی، سن ندارد)، 6/32۔

4 https://en.wikipedia.org/wiki/Qarshi?wprov=sfla1change.

5 ابوالوفاء جادالرب، عبد اللہ علی، الامام ابو البركات النسفی وآراوه الكلامية عرض و نقد، (مصر: رسالۃ الدکتوراۃ، جامعہ الازہر، 2019ء)، ص23۔

6 امیمہ رشید بدر الدین، النسفی ومنهجه فی التفسير، (لبنان: دار النوادر، 2012ء)، ص25۔

7 ابن حجر العسقلانی، الدرر الكامنة فی اعيان المائة الثامنة، 2/247۔

8 ایضاً۔

9 بردی ظاہری، جمال الدین یوسف بن تغری، المنهل الصافي والمستوفي بعد الوافي، (مصر: الھئیۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، سن ندارد)، 7/72۔

10 عبد القادر قرشی، الجواهر المضية فی طبقات الحنفية، (کراچی: میر محمد کتب خانہ، سن ندارد)، 1/271۔

11 عبد الحی لکھنوی، الفوائد البهية فی تراجم الحنفية، (مصر: مطبعہ دار السعادۃ، 1324ھ)، ص102۔

12 الزرکلی، خیر الدین الدمشقی، كتاب الاعلام، (قاہرۃ: دار العلم للملایین، 2002ء)، 4/67۔

13 احمد بن محمد ادنہ وی، طبقات المفسرين، (السعودیہ: مکتبہ العلوم والحکم، 1997ء)، ص263۔

14 امیمہ رشید بدر الدین، النسفی ومنهجه فی التفسير، ص29۔

15 ولید بن احمد حسین الزبیری واصحابہ، الموسوعة الميسرة في تراجم أئمة التفسير والإقراء والنحو واللغة، (مانچسٹر: مجلہ الحکمۃ، 2003ء)، 2/1327۔

16 ابن حجر العسقلانی، الدرر الكامنة فی اعيان المائة الثامنة، 2/247۔

17 عبد الحیٔ لکھنوی، الفوائد البهية فی تراجم الحنفية، ص102۔

18 یوسف علی بدیوی، مقدمةالتحقيق علي "مدارك التنزيل وحقائق التاويل للنسفي"، (بیروت: دار الکلم الطیب، 1998ء)، 1/10۔

19 ابن حجر العسقلانی، الدرر الكامنة فی اعيان المائة الثامنة، 2/247۔

[20] امیمہ رشید بدر الدین، النسفی ومنهجه فی التفسیر، ص39۔

[21] ابو الوفاء جاد الرب، الامام النسفی وآراؤه الکلامیة، ص57-58۔

[22] ایضاً، ص56-57۔

[23] ایضاً، ص55۔

[24] عبد اللہ النسفی، کنز الدقائق، (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، 2014ء)، 1/9-14۔

[25] ابو الوفاء جاد الرب، الامام النسفی وآراؤه الکلامیة، ص56۔

[26] ایضاً۔

[27] ملا جیون، نور الانوار شرح رساله المنار، (کراچی: مکتبۃ البشریٰ، 2015)، 1/08۔

[28] عبد اللہ النسفی، کشف الاسرار شرح المصنف علی المنار، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، سن ندارد)، 1/4۔

[29] ابن حجر العسقلانی، الدرر الکامنة فی اعیان المائة الثامنة، 2/247۔

[30] امیمہ رشید بدر الدین، النسفی ومنهجه فی التفسیر، ص41۔

[31] ابو الوفاء جاد الرب، الامام النسفی وآراؤه الکلامیة، ص49-50۔

[32] عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، 6/32۔

[33] ابو الوفاء جاد الرب، الامام النسفی وآراؤه الکلامیة، ص36۔

[34] مجیر الدین المقدسی، عبد الرحمن بن محمد، التاریخ المعتبر فی أنباء من غبر، (دمشق: دار النوادر، 2011ء)، 1/402۔

[35] محمد اسماعیل ریحان، مولانا، **تاریخ افغانستان**، (کراچی: المنهل پبلشرز، سن ندارد)، 1/108۔

[36] الجزری، عز الدین علی بن محمد ابن الأثیر، الکامل فی التاریخ، (بیروت: دار الکتاب العربی، 1997ء)، 10/334-347۔

[37] ابن کثیر، أبو الفداء اسماعیل بن عمر، البدایة والنهایة، (بیروت: دار إحیاء التراث العربی، 1988ء)، 13/104۔

[38] الذہبی، العبر فی خبر من غبر، 3/168-172۔

[39] محمد اسماعیل ریحان، مولانا، **شیر خوارزم سلطان جلال الدین اور تاتاری یلغار**، (کراچی: المنهل پبلشرز، 2014ء)، ص532۔

[40] ابو الوفاء جاد الرب، الامام النسفی وآراؤه الکلامیة، ص30۔

[41] امیمہ رشید بدر الدین، النسفی ومنهجه فی التفسیر، ص219۔

[42] ایضاً، ص230۔

[43] نسرین برهان امین بخاری، مقالہ مشمولہ: مجلہ کلیہ الدراسات الاسلامیہ والعربیہ للبنات بد منهور، عدد 4، 2019ء، 5/123۔

[44] محی الدین دیب مستو، مقدمة تفسیر مدارک التنزیل للنسفی، (بیروت: دار الکلم الطیب، 1998ء)، 1/6۔

[45] محمد محمد علی درویش، مقدمة تفسیر مدارک التنزیل للنسفی، (کوئٹہ: مکتبہ رشیدیہ، سن ندارد)، 1/13-16۔

[46] مروان محمد الشعار، مقدمة تفسیر مدارک التنزیل للنسفی، (بیروت: دار النفائس، 1996)، 1/7-8۔

[47] یوسف بدیوی، مقدمة تفسیر مدارک التنزیل للنسفی، (بیروت: دار الکلم الطیب، 1998ء)، 1/13-14۔

[48] محمد محمد علی درویش، مقدمة تفسیر مدارک التنزیل للنسفی، 1/16-17۔